چاہتیں بے اصول ہوتی ہیں

مسرت جبیں زیبا

عمیر

زیبا کا کلام پڑھ کر میں نے محسوس کیا ہے کہ زیبا اور اس کے قاری کے درمیان اشتراک درد کا ایک بڑا مضبوط رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔ مسرت جبیں زیبا ایک دل درد مند رکھنے والی شاعرہ ہے جو عرصہ دراز سے پردیس میں مقیم ہے۔ اس کے ذہن حساس اور قلب درد آشنا سے خیال و فکر کے جو شعری چراغ روشن ہوتے ہیں ان کی نازکی، دل گیری اور تاثیر کا دائرہ کار وسیع تر ہے۔ زیبا بہت پرگو، خوش گو، زود گو اور زیاد گو شاعرہ ہے۔ اس کے کئی شعری مجموعے پہلے بھی میری نظر سے گزرے ہیں اور اس کا شعری سفر مسلسل ارتقائی منازل طے کرتا جا رہا ہے۔ شعر کا یہ سفر سینہ بہ سینہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معتبر عوامی ادبی حلقوں میں زیبا کا نام پاکستان کی مقبول ترین شاعرات کی صف میں آتا ہے۔

باقی احمد پوری۔ لاہور

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چاہتیں بے اصول ہوتی ہیں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

چاہتیں بے اصول ہوتی ہیں

مسرت جبیں زیبا

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

عمیر پبلشرز
میاں مارکیٹ
اُردو بازار ○ لاہور

خُوبصورت، دلکش اور
دیدہ زیب کتابوں کا
واحد مرکز

تزئین و اہتمام
احسان اللہ شاہ

جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ

بار اول : اگست 1996ء
سرورق : ریاض
پرنٹرز : تایا سنز لاہور
کمپوزنگ : فراز کمپوزنگ سنٹر
قیمت : 100 روپے

انتساب

اپنی اُردو ٹیچر مس قیوم اسلم صاحبہ کے نام
جن کی شفقت اور حوصلہ افزائی نے میرے
ذوقِ شعر گوئی کو جِلا بخشی ۔

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

فہرست

۱	انتساب	
۲	حرفِ آغاز	
۳	دیباچہ	
۴	دُعا	۱۷
۵	نعت	۱۹
۶	قطعات	۲۰
۷	مَیں بے اماں ہُوں کسی سرپھری ہوا کی طرح	۲۱
۸	ہمارے مہر و وفا کے اصول سب کے لئے	۲۳
۹	لڑنا بھی جو چاہیں تو مَیں لڑنے نہیں دیتی	۲۴
۱۰	رنگوں کی بستی میں رات آ کے ٹھہری ہے	۲۵
۱۱	جب اُس نے کھو ہی دیا قریۂ ہوا میں مجھے	۲۷
۱۲	نبھ رہی ہے خُوب ان دونوں کی اک دُوجے کے ساتھ	۲۹

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

۱۳	عارفہ کی نذر (نظم)	۳۱
۱۴	بچے بچے پہ خوف طاری ہے	۳۴
۱۵	خون میں غلطاں تھا سے سُرخ پھریرے ہاتھ	۳۵
۱۶	سامنے آکر وہ سائل ہوگیا	۳۷
۱۷	نہلایا کسی نے، نئی پہنائی بھی پوشاک	۳۸
۱۸	بچھڑتے وقت وہ ڈولا بہت تھا	۳۹
۱۹	ہجرت (نظم)	۴۰
۲۰	کبھی کبھی تو وہ اتنا قریب ہوتا ہے	۴۲
۲۱	تھک ہار کے لوٹی تھی ابھی جلے سفر سے	۴۴
۲۲	ایک پلڑے میں رکھے سارے جہاں کے آنسو	۴۵
۲۳	تکتے ہوئے ہر شے کو بڑے غور سے گزرے	۴۶
۲۴	چاند تو مَیں کمند ہو جاتا	۴۷
۲۵	آنکھ میں ایک رہگزار کا چاند	۴۸
۲۶	یہ بکنے والے نہیں ہیں جن کو خرید لیں گے رئیس موتی	۵۰
۲۷	مفلس کی بیٹی (نظم)	۵۲
۲۸	شادیٔ محبوب تھی، شہنائیاں روتی رہیں	۵۳
۲۹	ہیں تیرے نرم لمس کی عکاس انگلیاں	۵۵
۳۰	عرفان ملا ہے مجھے ادراک مِلا ہے	۵۷
۳۱	نہ تجھ کو چھوڑ سکتے ہیں تیرے ہو بھی نہیں سکتے	۵۹
۳۲	ملیں جو وحشتِ دل سے ہوائیں چیخ پڑیں	۶۰
۳۳	اہلِ نظر کو جان سے بڑھ کر عزیز ہے	۶۲

۳۴	رفاقت (نظم)	۶۳
۳۵	وفاؤں کی سبھی کے جسم پر وردی نہیں ہوتی	۶۴
۳۶	اگرچہ تم سے جُدا ہو کے حُسن برستا رہا	۶۶
۳۷	کوئی تو ہو سَروں کو جو چادر عطا کرے	۶۸
۳۸	غم کا زیور درد کے شوکیس میں اچھا لگا	۷۰
۳۹	بدلے میں آرزو کے فقط دل ہی جائے گا	۷۲
۴۰	اُمِ رنگ (نظم)	۷۳
۴۱	رہبر بھی معزور بہت ہے	۷۴
۴۲	چپکے چپکے سے ہے سلگا تن مَن	۷۶
۴۳	ماں باپ تو کیا لوگ خدا بھول گئے ہیں	۷۸
۴۴	ارادہ کر لیا ہے جب سفر کا	۸۰
۴۵	شاید اس واسطے اُداسی ہے	۸۲
۴۶	ڈھونڈے سے بھی اب لعلِ بدخشاں نہیں ملتے	۸۴
۴۷	جانے کب آنکھ میں نمی آئے	۸۶
۴۸	خوف (نظم)	۸۸
۴۹	درد سینے میں گناہوں کی طرح پلتا رہا	۸۹
۵۰	آئینہ سامنے جو آیا ہے	۹۱
۵۱	ڈر ہے لے آئے نہ دل کی ناصبوری انقلاب	۹۳
۵۲	لرزتے پردوں کی نظریں بھی پانی پانی ہیں	۹۵
۵۳	تجھ سے ملنے کی آس کوئی نہیں	۹۷
۵۴	دل مِرے دوست وہ اچھے تھے بہت	۹۹

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

۵۵	بانٹ لیں آدھا آدھا ہم	۱۰۰
۵۶	اثاثہ (نظم)	۱۰۲
۵۷	چل رہی ہیں میرے دل پہ آریاں	۱۰۳
۵۸	اس کو کہتے ہیں مشقت اور یہ ہے کسبِ معاش	۱۰۵
۵۹	آذر کے لئے آگیا آزار کا سورج	۱۰۶
۶۰	تنہا ہوں آج بھی میں ہزاروں کی بھیڑ میں	۱۰۸
۶۱	سکوتِ شہر میں شاید کہ پارے کی ضرورت تھی	۱۱۰
۶۲	دل میں جب سچی لگن ہوتی ہے	۱۱۲
۶۳	بہ عنایت وقت کی فی الفور ہے	۱۱۳
۶۴	شام سے جگنوؤں کی بارش میں	۱۱۵
۶۵	انتظار (نظم)	۱۱۶
۶۶	شہر میں بے وفائی عام ہوئی	۱۱۷
۶۷	لکھ کے کتنے خطوط پھاڑے ہیں	۱۱۹
۶۸	اس کی یادوں نے پھر شرارت کی	۱۲۰
۶۹	بچھڑنے کا ارادہ کر چکے ہیں	۱۲۲
۷۰	چاہتیں بے اصول ہوتی ہیں	۱۲۳
۷۱	اکیلے تیرے کارن ہو گئے ہیں	۱۲۴
۷۲	آج کانٹا ہے کل تھی کلی زندگی	۱۲۶
۷۳	وصیت (نظم)	۱۲۸
۷۴	روشنی دیں جو داغ باقی ہیں	۱۳۰
۷۵	گردشِ ایام کو جس دن سے تاؤ آگیا	۱۳۲

۷۶	ہو گی اک خوشگوار تبدیلی	۱۳۴
۷۷	سمجھ رہے تھے جسے سچ وہ جھوٹ نکلا ہے	۱۳۵
۷۸	اسی کو رک کے کہیں انتظار کرنا تھا	۱۳۶
۷۹	اگر لگا کے وہ بالوں میں موتیا آتے	۱۳۸
۸۰	بکھرے ہوئے وجود کی تنظیم کر گیا	۱۳۹
۸۱	ترا دامن بھگونا چاہتی ہوں	۱۴۰
۸۲	تو بحرِ عشق سہی پر بھنور تو میرا ہے	۱۴۲
۸۳	یقین دہانی	۱۴۴
۸۴	پلٹ کے گرچہ مسافر خبر نہیں لیتا	۱۴۵
۸۵	ٹھنڈی ٹھنڈی آہیں بھر کر سارا گاؤں جلتا ہے	۱۴۷
۸۶	تصور سے لپٹ کر جب تری تصویر رہ جاتی	۱۴۹
۸۷	فائدہ کیا ہے کہ میں پوچھوں وہ اب ہے کیسا	۱۵۱
۸۸	تمہاری یاد میں روتے ہوئے راتیں گزرتی ہیں	۱۵۲
۸۹	وفا کا قرض بھی کچھ ہے تعلقات بھی ہیں	۱۵۳
۹۰	چند آنکھوں میں نشے کے ساتھ مستی چھا گئی	۱۵۵
۹۱	خیال و خواب کی کس نے بہشت مانگی ہے	۱۵۶
۹۲	اب بھی ہیں لڑکیوں کے درد عجیب	۱۵۷
۹۳	کبھی حیات کبھی ہاتھ میں اجل رکھنا	۱۵۸
۹۴	بظاہر اب بھی عورت بے زباں معلوم ہوتی ہے	۱۶۰
۹۵	اذیت (نظم)	۱۶۲
۹۶	تمہیں فرصت نہیں ملتی ہمیں فرصت نہیں ملتی	۱۶۳

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

۹۷	کوئی ہے کوئے بتاں سے واپسی کا راستہ	۱۶۴
۹۸	لاشوں کے بیوپاری لوگ	۱۶۶
۹۹	مسکراتے ہیں تیری یاد کے پھول	۱۶۷
۱۰۰	زمانہ کام اپنا کر چکا ہے	۱۶۹
۱۰۱	تین شعر	۱۷۰
۱۰۲	ہو گئیں اب وہی تو خواب آنکھیں	۱۷۱
۱۰۳	ہائیکو نظمیں	۱۷۲
۱۰۴	لگا کہ شہرِ جاں پامال کر کے کوئی جن گزرا	۱۷۵

زیبا۔ ایک خوبصورت غزل گو

اردو غزل کے تنقیدی المیوں میں سے ایک المیہ یہ بھی ہے کہ غزل کے ارتقائی سفر میں شاعرات کو ہمیشہ نظرانداز کیا گیا ہے۔ اول تو پہلے ہی شاعرات کی تعداد بہت کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے اور دوسرے یہ کہ اگر واقعی کسی شاعرہ نے غزل کہی ہے تو اسے تاریخِ غزل میں وہ پذیرائی نہیں ملی اور وہ مقام نہیں دیا گیا جس کی وہ مستحق ہو سکتی تھی۔ پروین شاکر واحد شاعرہ ہے جس نے اردو غزل کے نقادوں کو اپنی جانب متوجہ کیا اور مجموعی غزل کی تاریخ میں اپنا نام درج کرایا۔ پروین شاکر کا ایک کمال یہ ہے کہ اس کا شعری طلسم اردو غزل کی کم از کم دو دہائیوں پر مسلط رہا اور امکان ہے کہ آنے والے کئی برسوں تک رہے گا۔ یہ حقیقت ہے کہ اس کے بعد آنے والی شاعرات نے اس کو کاپی کرنے کی کوشش کی، اس کی لفظیات و تشبیہات، اس کے جذبات و تجربات اور اس کے عادات و معمولات تک کو شعوری طور پر اپنانے کی کوشش کی۔ حد تو یہ ہے کہ ایک دو شاعرات نے پروین شاکر کے ہیئراسٹائل اور مشاعرہ پڑھنے کے انداز کو بھی نقل کر لیا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ پروین شاکر کے ساتھ ساتھ سفر کرنے والی یا اس کے بعد آنے والی تمام شاعرات میں کوئی انفرادی تخلیقی قوت نہیں ہے۔ ایسی شاعرات یقیناً" موجود ہیں جنہوں نے پروین شاکر سے پہلے یا اس کے ساتھ ساتھ شعری سفر کا آغاز کیا، عہدِ پروین شاکر میں بھی اور اس کے بعد بھی اپنی انفرادیت کو برقرار رکھا۔ انہی شاعرات میں ایک منفرد مقام کی حامل شاعرہ مسرت جبیں زیبا بھی ہے۔

زیبا کی غزل ایسی نہین کہ اسے اردو غزل کا نقاد یا مورخ نظرانداز کر دے اور ایسی بھی نہیں کہ اسے رعایتی نمبر دے دیئے جائیں۔ زیبا کی غزل اپنے عمودی اور افقی محاسن کے باعث اس قابل ضرور ہے کہ اسے آسانی کے ساتھ اردو غزل کے ارتقاء میں ایک سنگِ میل قرار دیا جا سکتا ہے۔

ہر اچھی شاعرہ کی طرح "محبت" زیبا کا بنیادی موضوع ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر اچھی شاعری اس موضوع کو خوبصورتی سے برت بھی سکے۔ بعض شاعرات کے ہاں محبت بالکل سطحی اور بعض کے ہاں ایک ماورائی قوت ہے۔ زیبا اور دیگر شاعرات میں یہ فرق ہے کہ اس کے ہاں محبت صرف ایک جذبہ نہیں بلکہ اس کی مرکزی تخلیقی قوت ہے جس کے سارے چشمے محبت ہی سے پھوٹتے اور

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

محبت پر ہی ختم ہوتے ہیں وہ محبت کے بغیر جہاں انسان کو ادھورا تصور کرتی ہے وہاں اسے کائنات بھی نامکمل محسوس ہوتی ہے۔ یہ محبت ہی ہے جس نے کائنات کے ذرے ذرے کو ایک دوسرے سے جوڑ رکھا ہے۔ گویا اس کے ہاں محبت --- ایک مکمل عورت کی محبت ہونے کے باوجود ایک آفاقی سچائی کی صورت اظہار پاتی ہے۔

زمانہ کام اپنا کر چکا ہے
وہ ہر الزام مجھ پر دھر چکا ہے
ترا دامن بھگونا چاہتی ہوں
میں تجھ سے مل کے رونا چاہتی ہوں
جان سے جانا پڑا زیبا مگر
وہ مرے جذبے کا قائل ہو گیا

غم کا زیور درد کے شوکیس میں اچھا لگا
دل کو جو اچھا لگا ہر بھیس میں اچھا لگا
اسی کو رک کے کہیں انتظار کرنا تھا
کہ مجھ کو آگ کا دریا جو پار کرنا تھا

جب محبت دو جسموں، دو روحوں یا دو رویّوں کے مابین مادی حقیقت کے طور پر ہو تو بہت سے مسائل بھی پیدا کرتی ہے ان مسائل کا ادراک ہر محبت کرنے والے کو نہیں ہو سکتا لیکن جو لوگ محبت کی آفاقی قدروں کو پہچانتے ہیں ان کے لیے ان مسائل کی شناخت چنداں مشکل نہیں ہوتی۔ زیبا اس لحاظ سے یقیناً" منفرد ہے کہ اسے محبت کی آفاقی قدروں اور محبت کے جبلی تقاضوں کا بخوبی علم ہے۔ چنانچہ جب اس کی غزل میں دو جسموں کی محبت ایک داخلی تجربے کے ساتھ ظہور پذیر ہوتی ہے تو نہ صرف جذبے بلکہ مصرے بھی مشرف بہ تقدیس ہو جاتے ہیں۔ یہی حیا شرافت اور تقدس مشرقیت کی پہچان ہے۔ یہی تجربہ فہمیدہ ریاض کے ہاں برہنگی لاتا ہے، کشور ناہید کے ہاں تجرد اور پروین شاکر کے ہاں والہانہ پن، زیبا نے اپنے اس داخلی تجربے کو اس خوبصورتی سے ادا کیا ہے کہ غزل کے بنیادی وصف یعنی رمز و ایما کا حق ادا ہو گیا ہے مثلاً وہ کہتی ہے

میں نشیبی وادیٔ پر خار تھی میرا فراز
جب ذرا پگھلا تو میرے گھر بہاؤ آ گیا
لہولہان تھی کانٹوں سے جس کے شاخوں کی

اسی شجر پہ مجھے انحصار کرنا تھا
پھول چنتے چنتے میری روح زخمی ہو گئی
اور میرے جسم میں آئی نہیں کوئی خراش
بادِ صبا نے چوم لیے بے قرار ہونٹ
وارفتہ ہو کے غنچہ کوئی کھل ہی جائے گا
میری نس نس سے اک کرن لپٹی
جب چڑھا ایک رات پیار کا چاند
تو بحرِ عشق سہی پر بھنور تو میرا ہے
میں موجِ درد ہوں مدوجزر تو میرا ہے
میں نے ساحل بن کے دیکھا تھا تلاطم کی طرف
اور پھر میرے بدن میں بھی کٹاؤ آ گیا

زیبا کی غزل میں ایسے اشعار کی کمی نہیں لیکن کسی بھی شعر میں واردات کا اظہار کرتے ہوئے احتیاط کو بالائے طاق نہیں رکھا گیا اور اچھے شعر کی خوبی یہی نہیں ہوتی کہ سب کچھ بتا دیا جائے بلکہ یہ ہوتی ہے کہ بہت کچھ چھپا لیا جائے۔ زیبا نے سب کچھ کہہ کر بھی بہت کچھ چھپا لیا اور جو کچھ کہا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ایک عورت کی شاعری ہے ایک مکمل عورت کی۔ زیبا کے ہاں نو عمری سے لے کر ماں بننے تک کی "نسوانیت" موجود ہے اور اس "نسوانیت" ہی نے اس کی غزل کو جامد ہونے سے بچایا ہے۔ وگرنہ بہت سی شاعرات میں یہ ارتقاء کہیں راستے ہی میں دم توڑ دیتا ہے۔ زیبا کے ہاں تسلسل برقرار رہتا ہے۔ چند شعر دیکھئے!

جانے کب محمود میری زندگی میں آ گیا
سارے پتھر کے صنم زیبا ہوئے ہیں پاش پاش
میں اس کو نظر بھر کے نہیں دیکھتی زیبا
دو آنکھوں کی گہرائی میں کھو جانے کا ڈر ہے
جسم پتھرایا ہوا لے کے چلی بھی۔ پی کے گھر
بیچ میں شاید محبت کا الاؤ آ گیا
نظر چرا کے گزرتی ہوں جس سے میں اکثر
کبھی کبھی مجھے لگتا ہے آشنا کی طرح
میں اب تک مشورے ہی کر رہی ہوں
مگر وہ فیصلہ بھی کر چکا ہے
اسی یقین سے میں اپنے گھر میں بیٹھی ہوں

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

کسی کے ساتھ چلے ہم سفر تو میرا ہے
ایک پلڑے میں رکھے سارے جہاں کے آنسو
دوسرے پلڑے میں بھاری ہوئے ماں کے آنسو
لڑنا بھی جو چاہیں تو میں لڑنے نہیں دیتی
میں ماں ہوں جو بچوں کو بچھڑنے نہیں دیتی

زیبا کی غزل تکنیکی اعتبار سے بھی انفرادیت کی حامل ہے۔ اس نے غزل کے لیے متعدد ایسی زمینوں کا انتخاب کیا ہے جن کے بارے میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ ایک خاتون ان زمینوں میں شعر کہہ لے گی۔ عموماً" شاعرات کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ شاعرات سنگلاخ زمینیں استعمال نہیں کیا کرتیں اور ان کے ہاں اس وجہ سے کوئی تنوع نہیں ملتا نہ جذباتی سطح پر نہ فکری سطح پر۔ زیبا کے ہاں ایسا نہیں ہے اس نے نئی اور مشکل زمینوں کا انتخاب کر کے جذباتی اور فطری سطح پر تنوع پیدا کیا ہے چنانچہ' پیار کا چاند انتظار کا چاند' پسند ہو جاتا بند ہو جاتا' طور سے گزرے لاہور سے گزرے' جہاں کے آنسو سماں کے آنسو بولا بہت تھا بھولا بہت تھا' بھیس میں اچھا لگا شو کیس میں اچھا لگا' تیرا ک ملا ہے نمناک ملا ہے رئیس موتی نفیس موتی' خشت فائل ہے بہشت فائل ہے انکار کا سورج کردار کا سورج' جھوٹ نکلا ہے' پیراشوٹ نکلا ہے ضروری انقلاب حوری انقلاب' تیرے ہاتھ' لٹیرے ہاتھ ادھار واپس کر خمار واپس کر۔ بہت سی زمینیں ایسی ہیں جن میں زیبا نے خوبصورت اشعار نکالے ہیں۔

مختصراً" یہ کہا جا سکتا ہے کہ مسرت جبیں زیبا صنف نازک سے تعلق ہونے کے باوجود جدید اردو غزل میں اپنا ایک منفرد مقام رکھتی ہے اور اس کی غزل ایک مرکزی تخلیقی قوت کی موجودگی کے باعث اردو غزل کی تاریخ میں ایک خوبصورت اضافہ ہے۔

اطہر ناسک
40/A۔ شام نگر۔ چوبرجی لاہور
11-8-1996

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

دُعا

خالقِ مہر اور نجوم تُو ہی
مخرج و منبعِ علوم تو ہی

غیب سے بھیجتا ہے جو کچھ تُو
یہ خیالات رنگ اور خوشبو

نسل در نسل یہ امانت دے
جذبۂ درد کی ضمانت دے

منزلِ فکر و فن کے رستے میں
اپنے لوح و قلم کے صدقے میں

حرمتِ لفظ اور صداقت دے
مجھ کو سچ بولنے کی طاقت دے

چاہتی ہوں میں علم کی گہرائی
اپنے اشعار کی پذیرائی

ترجمانِ دلِ عوامی دے
لہجہ و قادر الکلامی دے

مجھ پہ ابوابِ علم وا کر دے
ایک ذرّے کو پرضیا کر دے

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

آنکھوں میں جذب کر لوں میں اُنکے دیار کو
کر دے اَمر خدایا میرے اعتبار کو

نبضیں بھی رُک گئیں، زباں گنگ، وقت چُپ
کیا ہو گیا ہے آج دلِ ہوشیار کو

چُپکے سے چھو کے آپ کے روضے کی جالیاں
آ ہی گیا سکون دلِ بے قرار کو

آنکھوں میں میری اشکِ عقیدت ہیں اور مَیں
مُڑ مُڑ کے دیکھتی ہوں انہی کے مزار کو

کچھ اور روز مسجد نبوی میں کاٹ لوں
کچھ روز بھول جاؤں غمِ روزگار کو

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

قطعات

وفائے احمدِ مُرسل سے یہ دیانت ہے
وہ جن کا نام شفاعت کی اک ضمانت ہے
ڈگر ڈگر پہ جلا دُوں چراغ اشکوں کے
غمِ حسینؓ ہر اک نسل کی امانت ہے

سارے جہاں کو چھوڑ دیا اور قبول کی
شوقِ طلب میں مَیں نے غلامی بتولؓ کی
پہچان ورنہ روتے گا کل عُمر کو تمام کر
برباد میں نے زندگی اپنی فضول کی

○

مَیں بے اماں ہوں کسی سرپھری ہَوا کی طرح
کسی نے چھُو کے نہ دیکھا مجھے صدا کی طرح

گلے میں ہار کی صُورت جو مَیں حمائل تھی
نبھا کے وُہ مجھے رسمِ ناروا کی طرح

نظر چُرا کے گزرتی ہُوں جس سے مَیں اکثر
کبھی کبھی مجھے لگتا ہے آشنا کی طرح

سمجھ کے اوس مجھے پی گیا کوئی سُورج
برسنے آئی تھی اِک روز مَیں گھٹا کی طرح

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

روایتوں کو نبھانے کا تھا سلیقہ اُسے
وہ بے وفائی بھی کرتا رہا وفا کی طرح

مَیں اُس سے بچھڑی بڑے اعتماد سے زیبؔا
کہ اُس کو یاد رہوں گی کسی خطا کی طرح

ہمارے مہر و وفا کے اصول سب کے لئے
چُنے ہیں اپنے لئے خار، پھُول سب کے لئے

کھِلی ہے دل کی کلی، خوش ہُوا ہے جب کوئی
ہوئی روح دُکھوں پہ ملول سب کے لئے

جو فاقہ مستی بھی آئی تو مِل کے کاٹیں گے
کریں گے رزق ہمیشہ وصول سب کے لئے

ہَوا سے سیکھئے صاحب فراخدل ہونا
نفس نفس میں ہے جس کا دخول سب کے لئے

ہے اپنے سامنے زیبؔا مثالِ قائدؒ کی
کیا تھا جس نے وطن کا حصول سب کے لئے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

لڑنا بھی جو چاہیں تو میں لڑنے نہیں دیتی
مَیں ماں ہُوں جو بچوں کو بچھڑنے نہیں دیتی

منظر ہو جدائی کا تو دیکھا نہیں جاتا
آباد گھروں کو مَیں اُجڑنے نہیں دیتی

پھولوں کی طرح پھینکتے ہیں بچے مَسل کے
اُڑتی ہوئی تتلی مَیں پکڑنے نہیں دیتی

عادت ہے مری سینچتی ہوں اپنے لہو سے
سچائی کے پودے کو اکھڑنے نہیں دیتی

زیبا میں محبت کی علامت کی طرح ہوں
آپس میں کسی کو میں جھگڑنے نہیں دیتی

رتجگوں کی بستی میں رات آ کے ٹھہری ہے
آنسوؤں کا بستر ہے درد کی مسہری ہے

خامشی سے سہنا ہے درد بے وفائی کا
بات بھی تو ایسی ہے چوٹ بھی تو گہری ہے

کس طرح مناؤں میں سوگ چاند راتوں کا
روشنی کی چادر بھی سر پہ اب اکہری ہے

کربلا سے یادوں کی شامِ غم تک آئی ہوں
اور چار سُو میرے اِک بھری کچہری ہے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

تجھ سے مِل کے بھی چُپ تھی اور بچھڑ کے بھی چُپ ہُوں
وہ گھڑی تو گونگی تھی یہ گھڑی بھی بہری ہے

بس یہ سوچ کر مَیں نے زیست کاٹ لی ساری
شب سیاہ تھی لیکن صبح تو سنہری ہے

جھلملائے پھر تارے تیرے نام سے زیبا
ورنہ کانچ کا آنسو، آب جُو کا شہری ہے

جب اُس نے کھو ہی دیا قریہ ہَوا میں مجھے
تلاش کرتا ہے کیوں شہرِ بے صدا میں مجھے

اگر ہے دعویٰ اُسے، مُجھ سے خوب واقف ہے
تو اُس کو چاہیئے ڈھونڈے مِری وفا میں مجھے

چراغ بن کے مَیں آنگن میں جگمگاؤں گی
پرو کے دیکھے کسی حرفِ مُدعا میں مجھے

یہی ادا تو اُسے بھی پسند آتی ہے
اِسی نے قید کیا ہے مِری انا میں مجھے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

اب انتہائے سفر میں یہ معذرت کیسی
بتانا چاہیئے تھا اُس کو ابتدا میں مجھے

جہاں پہ پھول اُگانے کی آرزو تھی بہت
مدام رہنا ہے اُس دشتِ کربلا میں مجھے

جو بار بار اُسے بے وفا کہے زیبؔ
مزا سا آتا ہے دل کی اُسی خطا میں مجھے

○

نبھ رہی ہے خوب اِن دونوں کی اک دوُجے کیساتھ
میرے اشکوں کا ہے رشتہ رات بھر تکیے کے ساتھ

مجھ سے وہ منسوب ہے اور اُس سے میں منسوب ہوں
جیسے اک کمرہ جُڑا ہو دوسرے کمرے کے ساتھ

بے دھیانی میں نکل آئی تھی اِک دن گھر سے مَیں
جانے کیسے مِل گیا رستہ ترے رستے کے ساتھ

دشمنوں کے سارے پتھر ختم ہو جاتے ہیں جب
دوست آ جاتا ہے میرا طنزیہ فقرے کے ساتھ

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

مَیں تو بس یہ سوچ کر ملنے نہیں اُس سے گئی
کس طرح جاؤں میں اُس کے سامنے شکوے کیساتھ

آج کل کی پود ہے کر دے گی اِک دم لاجواب
دو گھڑی تم بیٹھ کر دیکھو کسی بچے کے ساتھ

دن بُرے آتے ہی زیبا ہے مجھے اِس کا یقیں
مجھ سے اِک دم آملے گا وہ نئے رشتے کے ساتھ

عارفہ نور پرکار کی نذر

مَیں تیری ماں تو نہیں رشتہ ہے ماؤں جیسا
وقت کی دھوپ میں ممتا بھری چھاؤں جیسا

خانہ آبادی تری آج مُبارک ہو تجھے
دُلہا دُلہن کی خُدا جوڑی سلامت رکھے

سوچتی ہُوں کہ تجھے آج مَیں کیا تحفہ دوں
اَن گِنت اپنی دُعاؤں کا ہی گلدستہ دوں

تیری جانب سے سدا ٹھنڈی ہَوا آتی رہے
تیرے سُکھ چین کا سندیسہ یہاں لاتی رہے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

خواب نگری نہیں ماں باپ کے گاؤں جیسی
اور بچپن سے ہے تو شوخ ہواؤں جیسی

اب کبھی گرم ہوا تجھ کو نہ چھونے پائے
نوریاں دینے سدا بادِ بہاری آئے

اپنی سسرال میں رکھنا تو محبّت کا چلن
چھُو کے جس طرح گذرتی ہے ہر اک گُل کو پوَن

ایک آراستہ خوابوں کے جزیرے جیسا
مجھکو معلوم ہے دل تیرا ہے ہیرے جیسا

وقف شوہر کے لئے تیری ہو ہستی ساری
مہکی خوشبوؤں سے ہو تیری یہ ہستی ساری

تجھ کو سسرال میں ہر رشتے کا سُکھ پیار ملے
قابلِ رشک محبّت بھرا سنسار ملے

تیری خوشبوں سے سَدا شاد تیرا بابل ہو
آج سے بڑھ کر حسیں اور تمہارا کل ہو

عارفہ بیٹی تو پھولے پھلے آباد رہے
اتنی خوشیاں ملیں میکہ نہ تمہیں یاد رہے

تیرے ہمراہ دعائیں میری دن رات ہیں یہ
بیٹیوں کے لئے شاید میرے جذبات ہیں یہ

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

بچّے بچّے پہ خوف طاری ہے
آگ اور خوں کا کھیل جاری ہے

پُرسکون اہلِ شہر کب ہوں گے
جانے یہ کیسی بے قراری ہے

عزتِ نفس پہلے پیاری تھی
اب فقط جاں ہی سب کو پیاری ہے

مسکراتے ہیں نام کو چہرے!
اور آنکھوں میں سوگواری ہے

سب کا احساس مر گیا زیبا
یا جہاں پہ جمود طاری ہے

○

خون میں غلطاں تھامے سُرخ پھریرے ہاتھ
نادیدہ ہاتھوں میں تیرے میرے ہاتھ

سڑکوں پر کٹ مرنے والے چھوٹے لوگ
تھپکیاں دینے والے چند وڈیرے ہاتھ

باغی کہہ کر فریادی کو پھانسی دیں
کاٹے کون یہ غاصب اور لٹیرے ہاتھ

صُبح محافظ بن جاتے ہیں چُپکے سے
لُوٹنے والے گھر گھر رین بسیرے ہاتھ

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

کھانے والی مچھلیاں تہہ میں بیٹھی ہیں
اوپر تھامے جال ہیں چند مچھیرے ہاتھ

کام پہ جاتے ہو تو شام کو لوٹ آنا
ماں بیٹے کی پیٹھ پہ رو کر پھیرے ہاتھ

بیٹی گھر میں بیٹھی زیبا ڈرتی ہے
یارب میری عزت ہے بس تیرے ہاتھ

○

سامنے آ کر وہ سائل ہو گیا
سب اثر خوابوں کا زائل ہو گیا

ایک دستک سی ہوئی احساس پر
اور دل چپکے سے مائل ہو گیا

جانے کب تعویذ اُس کے نام کا
میری گردن میں حمائل ہو گیا

مَیں نے جس دن سے کیا عہدِ وفا
دل گرفتارِ مسائل ہو گیا

جان سے جانا پڑا زیبا مگر
وہ مرے جذبے کا قاتل ہو گیا

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

نہلایا کسی نے نئی پہنائی بھی پوشاک
بستر پہ سلاتے ہی مگر ڈال گیا خاک

کل آنکھ کھلی تھی تو اذاں گونج رہی تھی
اب لوگ جنازے پہ جھکے تو ہوا ادراک

میراث کا جھگڑا لئے بیٹھے ہیں مرے بعد
ہوتا تھا جدائی سے مری جن کا جگر چاک

تو مجھ کو ستا اور کوئی تجھ کو ستائے
ہوتے ہیں زمانے میں حساب ایسے ہی بیباک

ہونا ہو جو ہر حال میں ہو جاتا ہے زیبا
تقدیر کے آگے کوئی بنتا نہیں چالاک

بچھڑتے وقت وہ ڈولا بہت تھا
بظاہر وہ بھی تو بھولا بہت تھا

اگرچہ چپ سی ہم کو لگ گئی تھی
رگوں میں خوں مگر بولا بہت تھا

گنوا بیٹھا ہے موتی سیپ اپنا
سمندر نے اسے کھولا بہت تھا

بڑا کم وزن نکلا دل میں آکے
نگاہوں نے جسے تولا بہت تھا

خوشی کا ذائقہ چکھا نہ زیبا
غموں نے زہر ہی گھولا بہت تھا

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

ہجرت

میں ٹہنی کا تازہ پھول
میرا اِک ہمجولی جھونکا
نگر نگر کی باتیں کر کے
ہجرت کے معنی سمجھاتا
نَس نَس میرا خُون پگھل کر
میرے گالوں سے جب چھلکا
اِک شوقِ آوارہ ......
گلدانوں کے قصّے سُن کر
سجنے سجانے کی دُھن میں
اِک دو پتیوں کو ہم خیال پاکر
ہمکنے لگا
وارفتہ اور بیخود ہو کر

مَیں نے
اپنے جسم کی ہر ٹہنی سے
مُنہ موڑا
اور جنوں میں شاخ سے کٹ کر
رنگ برنگے اِک گلدان میں
آکر سمجھا
مَیں نے مطلب ہجرت کا
اب مَیں اپنی دُکھتی ٹہنی میں
سہما سہما سمٹا سمٹا
زخمی زخمی
خوشبو لیکر
سوچ رہا ہُوں
کب تک تازہ پانی کے
چھینٹے کھاؤں گا ....؟
اب جلدی
مرجاؤں گا ....!!

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

کبھی کبھی تو وہ اتنا قریب ہوتا ہے
کہ جیسے ہاتھ میں اپنا نصیب ہوتا ہے

کبھی کبھی میں چھپاتی ہوں چاند آنچل میں
تو رنگ و نور کا عالم عجیب ہوتا ہے

مری نظر میں ہے میزانیہ وفا کا الگ
جو دے سکے نہ محبت، غریب ہوتا ہے

کمالِ درد پہ پہنچی تو یہ ہوا احساس
کہ کس مقام پہ بے بس طبیب ہوتا ہے

وہ جس کو زیست سمجھتا ہے حضرتِ انساں
وہی تو لمحہ فنا کا نقیب ہوتا ہے

اُسی کو تہمتِ سچائی زیب دیتی ہے
قریب جس کے مقامِ صلیب ہوتا ہے

ہمارے دور کا یہ المیہ ہے بس زیبا
جو بولتا ہے بہت وہ خطیب ہوتا ہے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

تھک ہار کے لوٹی تھی ابھی لمبے سفر سے
پھر جھانکا ترے چہرے نے ادراکِ نظر سے

کیسے ہوئے تعمیر یہ کن پیروں سے ٹوٹے
پوچھے کوئی ساحل پہ کسی ریت کے گھر سے

ارمان بھرے سوکھے ہوئے پھول ابھی تک
چُنتے ہیں مرے، لوگ تری راہگذر سے

مَیں اپنے نشیمن کو سجا کر نہیں رکھتی
نسبت سی ہے اک خاص مجھے برق و شرر سے

مَیں اُن کو نظر بھر کے نہیں دیکھتی زیبا
دو آنکھوں کی گہرائی میں کھو جانے کے ڈر سے

○

ایک پلڑے میں رکھے سارے جہاں کے آنسو
دوسرے پلڑے میں بھاری ہوئے ماں کے آنسو

اب تو ہر وقت مری آنکھوں میں برساتیں ہیں
جانے کس پردے میں تھے سوزِ نہاں کے آنسو

بد دُعا بن کے ملی تیری محبت مجھ کو
اس حقیقت پہ تو روئے ہیں گماں کے آنسو

مُفلسو آؤ ہتھیلی پہ یہ رکھ کر دیکھیں
کس پہ لکھا ہے کہ ہونگے یہ فلاں کے آنسو

موت سے کہنا کہ زیبا کو دے مہلت اتنی
دیکھ لے اپنے لئے پیر و جواں کے آنسو

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

تکتے ہوئے ہر شے کو بڑے غور سے گزرے
ہم بعد ترے جب کبھی لاہور سے گزرے

جب تم سے ملاقات ہوئی دَور عجب تھا
ہم تم سے بچھڑ کر بھی عجب دَور سے گزرے

ہر تارِ نفس چھید کے چل دیتا ہے دل کو
اب یاد سے کہہ دو کہ کہیں اور سے گزرے

اِک دید کا بھی اُس نے سزاوار نہ سمجھا
ہم جس کی محبت میں ہر اک جور سے گزرے

گلگوں ہوئے پتھر بھی خرد مندوں نے دیکھا
دیوانے تِرے کوچے سے اس طور سے گزرے

چاند تُو، میں کمند ہو جاتا
وقت مُٹھی میں بند ہو جاتا

نہ بدلتا روش منانے کی
پر ذرا دردمند ہو جاتا

تج دیئے سارے فائدے میں نے
ورنہ مجھ کو گزند ہو جاتا

زیبا جتنا وہ خوبصورت تھا
کیوں نہ پھر خود پسند ہو جاتا

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

آنکھ میں ایک راہگزار کا چاند
اور سینے میں حُسنِ یار کا چاند

آگیا ہے عروج پر اپنے
آج پھر تیرے انتظار کا چاند

ڈھونڈتے ڈھونڈتے تجھے اِک دم
آگیا بام پہ بہار کا چاند

اپنے وعدے پہ اب تو آ جاؤ
ڈوب جاتے نہ اعتبار کا چاند

میری نَس نَس سے اِک کرن لپٹی
جب چڑھا ایک رات پیار کا چاند

زیبا تیری خُمار آنکھوں سے
چھُپ کے نکلا ہے پھر خمار کا چاند

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

یہ بِکنے والے نہیں ہیں جن کو خرید لیں گے رئیس موتی
گدازِ غم سے پگھل پگھل کر بنے ہیں اشکِ نفیس موتی

سماعتوں سے بھلے سمے جلترنگ سی جو بجا رہے تھے
پہیلیاں ہی لگے ہیں وعدوں کی وہ تمہارے سلیس موتی

گئے دنوں کی وہی کہانی سمیٹنے سے بِکھر گئی ہے
ہمارے گالوں پہ لکھ گئے تھے جو چپکے سے خوشنویس موتی

حسین لمحوں میں دردِ خلوت بنا سبب جو اداسیوں کا
تو بن گئے ہیں طویل شب کی سیاہیوں میں انیس موتی

تمہاری آنکھوں سے ایک آنسو جو بے دھیانی میں گر گیا تھا
اُس ایک موتی کے بدلے ہم نے گرائے ہیں بیس بیس موتی

بپھرتے دریا کا رُوپ ڈھالے وہ بحرِ غم میں اُتر گئے ہیں
تمہاری آغوش میں گرے تھے کبھی جو دو ہم جلیس موتی

وقت میری نازک حِسوں سے آیا نچوڑنے درد کا خزینہ
وفورِ ضبطِ اَلم سے مَیں نے لئے ہیں آنکھوں میں پیس موتی

گراں ہے کِس پہ عیاں ہے سب پہ مگر ہے زیبا یہ دھیان کِس کا
چمکتے سکے ہیں اہلِ زر کے مگر غریبوں کی فیس موتی

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

مُفلس کی بیٹی

پڑھنا لکھنا
سینا، پرونا
ہنسنا، گانا
ہر دُکھ سہنا
اور چُپ رہنا
ہر گُن مجھ میں
پھر بھی
مجرم
اِک مُفلس کی
بیٹی ہوں ناں!!

تب ہی تو
مَن آنگن میرے
اِک گونجی
شہنائی ہے
یا پھر
اس آنگن کے
باہر
ہر اندھی
بینائی ہے

شادی محبوب تھی شہنائیاں روتی رہیں
جانے کیوں میلے میں کچھ تنہائیاں روتی رہیں

مُسکراہٹ کھوکھلی ہونٹوں سے چسپاں ہو گئی
اور میری روح کی گہرائیاں روتی رہیں

موتیا مہکا تو میرے ہاتھ میں کچھ بھی نہ تھا
لَوٹ کے آیا نہ وُہ، انگنائیاں روتی رہیں

عشق لاحاصل میں بھی ہم کو نہ شہرت مل سکی
اپنی گمنامی پہ کچھ رسوائیاں روتی رہیں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

آج میرے سامنے وہ دوسروں کا ہو گیا
اس حقیقت پر قیاس آرائیاں روتی رہیں

سرد مہری کا چلا فیشن تو سب چُپ ہو گئے
سردیوں کی شام میں پُروائیاں روتی رہیں

شعر سے مِل کر گلے ہر شعرِ زیبا رو پڑا
انترے روتے رہے، استھائیاں روتی رہیں

○

ہیں تیرے نرم لمس کی عکاس انگلیاں
آتی ہیں خط کے ساتھ مِرے پاس انگلیاں

ہیں دے چکی ہوں کاٹ کے اِک وعدہ گاہ میں
اے کاش کہ نہ ہوتیں مرے پاس انگلیاں

پھولوں کو توڑتے ہوئے دکھتا ہے کتنا دل
دیتی ہیں اِک عجیب سا احساس انگلیاں

رسوائیوں کو جب سے ردائے جنوں ملی
آ ہی گئی ہیں اُٹھتی ہوئی راس انگلیاں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

میں کھٹکھٹا رہی ہوں درِ شہرِ مُخلصاں
بے جان ہو گئیں مِری بے آس انگلیاں

ممتا بھری وہ زیبا کہاں جانے کھو گئیں
دیتی رہیں جو گرمیٔ احساس انگلیاں

عرفان مِلا ہے مجھے ادراک مِلا ہے
اور اس پہ سِتم لہجہ بھی بے باک مِلا ہے

مَیں اور کسی شے کی دُعا کس لئے مانگوں
جب عشق ہے اور دامنِ صد چاک مِلا ہے

دل چھلنی کروں گی تو کہاں بارشیں ہونگی
آہوں کو مِری سینۂ افلاک مِلا ہے

گردابِ محبّت میں نہیں ڈوبنے والا
اس بحر میں جو بھی مجھے تیراک مِلا ہے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

مسکان سجا رکھتی تھی ہونٹوں پہ مسلسل
تب جا کے کہیں دیدۂ نمناک مِلا ہے

ماحول کی آلودگی خائف نہیں کرتی
جو پاک ہے باہر سے وہ ناپاک مِلا ہے

اس شخص کے سینے میں بھی ہیں داغ ہزاروں
پہنے ہوئے بے داغ جو پوشاک مِلا ہے

اچھا ہوا بے چین تھی یا رب تِری دُنیا
اب آ کے سکوں زیبا تہہ خاک مِلا ہے

نہ تجھ کو چھوڑ سکتے ہیں تِرے ہو بھی نہیں سکتے
یہ کیسی بے بسی ہے آج کل رو بھی نہیں سکتے

یہ کیسا درد ہے پل پل ہمیں تڑپائے رکھتا ہے
تمہاری یاد آتی ہے تو پھر سو بھی نہیں سکتے

چھپا سکتے ہیں اور نہ ہم دکھا سکتے ہیں لوگوں کو
کچھ ایسے داغ ہیں دل پر جو ہم دھو بھی نہیں سکتے

یہ سوچا چھوڑ دیں نگری پر رُک گئے پھر سے
تمہیں پا تو نہیں سکتے مگر کھو بھی نہیں سکتے

ہمارا ایک ہونا بھی نہیں مُمکن مگر زیبا
یہ کیسا ظلم ہے آخر کہ رِہ دو بھی نہیں سکتے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

ملیں جو وحشتِ دل سے ہوائیں چیخ پڑیں
گھٹی گھٹی ہوئی ساری صدائیں چیخ پڑیں

وُہ دل سے ہوتے ہوئے تن بدن میں جا پہنچا
تھیں جتنی آنکھ سے اوجھل گپھائیں چیخ پڑیں

مِلا وہ شخص بزرگوں کی بددعا کی طرح
لبوں تک آئی ہوئی تھیں دُعائیں چیخ پڑیں

"بڑا ہی خوار ہُوا ہوں مَیں بَن کے ہرجائی"
کہا یہ اُس نے تو میری وفائیں چیخ پڑیں

مَیں اپنی آنکھوں سے چُپ چاپ پی گئی ساون
بَرسنے آئی تھیں جتنی گھٹائیں چیخ پڑیں

لہُو میں ڈوب گئیں اُنگلیاں مصوّر کی
تو شاہکار کی قاتل ادائیں چیخ پڑیں

اَنا کا قتل جو ممکن نہ ہو سکا زیبا
کمالِ ضبط پہ اُن کی جفائیں چیخ پڑیں

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

○

اہلِ نظر کو جان سے بڑھ کر عزیز ہے
لگتا ہے اُس کے پاس کوئی خاص چیز ہے

سنتا ہے آج کون یہاں پر کسی کی بات
ہر شخص باشعور ہے اور باتمیز ہے

تم نے حقیر جان کے ٹھکرا دیا خلوص
دولت یہی تو خانۂ دل کی کنیز ہے

زیبا عمیق نظریں نہیں ہر کسی کے پاس
چہرے پہ اُس کے آج بھی غازہ دبیز ہے

رفاقت

یہ تو سارا
نظر کا
دھوکا ہے
ورنہ
ہم تم
کبھی نہیں
بچھڑے !!

Musarrat Jabeen Zeba.mizeba.com

○

وفاؤں کی سبھی کے جسم پہ وردی نہیں ہوتی
ہر اک سے عشق کے میدان میں پامردی نہیں ہوتی

ہمیشہ جیتنے والے کی جے جے کار ہوتی ہے
کسی کو ہارنے والے سے ہمدردی نہیں ہوتی

جنہیں عادت ہو جامِ اشکِ تنہائی میں پینے کی
اُن آنکھوں میں لہو کا رنگ ہے زردی نہیں ہوتی

ضروری تو نہیں جو سُن رہا ہو درد رکھتا ہو
ہر اک کردار سے قاری کو ہمدردی نہیں ہوتی

چلو پھر چار دیواری میں مِل جُل کر رہیں کچھ دن
کہ اب ہم سے ہمیشہ کی جہاں گردی نہیں ہوتی

ہمیشہ ایک سا موسم کبھی رہتا نہیں زیبؔا
کبھی گرمی نہیں ہوتی کبھی سردی نہیں ہوتی

Musarrat Jabeen Zeba mizeba.com

اگرچہ تُم سے جُدا ہو کے حُسن برستا رہا
مگر یہ سچ ہے کہ دل پیار کو ترستا رہا

بھلا تو بیٹھی تمہیں وقتی رونقوں میں مگر
میرا ضمیر مجھے ناگ بن کے ڈستا رہا

میں ایک ریت کے گھر میں خموش بیٹھی رہی
گزرنے والا ہر اک شخص مجھ پہ ہنستا رہا

میں سچ کے نام پہ مصلوب ہو گئی پھر سے
پر اب کی بار یہ سودا بہت ہی سستا رہا

جو سرکشیدہ تھا وہ سرکشیدہ شہر میں ہے
جو دست بستہ تھا وہ شخص دست بستہ رہا

میں جوڑ جوڑ کے قسمت کو شکل دیتی رہی
مگر یہ خاکہ ہمیشہ ہی دل شکستہ رہا

مَیں تیری چاہ میں برباد ہو گئی زیبا
مگر تو چین سے اپنے نگر میں بستا رہا

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

کوئی تو ہو جو سروں کو چادر عطا کرے
پیشانیوں کو شرم کا جھومر عطا کرے

حاضر ہے جاں ہماری وہ بڑھ کر عطا کرے
ہے حوصلہ تو ہاتھ میں خنجر عطا کرے

خود تو بدل گیا ہے وہ جدّت کے نام پر
میری بھی سوچ کو نیا محور عطا کرے

اے چشمِ اشک بار یہ مولا کی دین ہے
چاہے وہ جس کو درد کا گوہر عطا کرے

کہنا ہو جن کو دار پہ کہتے ہیں بے خطر
اِن کو نہ کوئی مسند و منبر عطا کرے

سوچوں میں گُم ہے خود بھی مرا ظرف دیکھ کر
کس نے کہا تھا مجھ کو سمندر عطا کرے

زیبا فقیرِ عشق ہیں ہم کو کسی سے کیا
کوئی ہمیں نہ شوق سے نمبر عطا کرے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

غم کا زیور درد کے شوکیس میں اچھا لگا
دل کو جو اچھا لگا ہر بھیس میں اچھا لگا

اشک پی کر مسکرا دینے کی عادت ہو گئی
چبھتا سا احساس دل کی ٹھیس میں اچھا لگا

کوئی خوبی بھی نہ تھی لیکن نظر کو بھا گیا
سوچتی ہوں جانے وہ کس بھیس میں اچھا لگا

اِک سنہرا جال تھا خوابوں کا اور اشک رواں
بند پلکوں کی چمکتی لیس میں اچھا لگا

لوٹ کر برسوں سے تم اپنے گھر آئے نہیں
پوچھنا ہے تجھ کو کیا پردیس میں اچھا لگا

نعمتیں جب کھا کے باہر کٹ چکی عمرِ عزیز
دال روٹی کھا کے رہنا دیس میں اچھا لگا

جب سے فیشن غازیوں کا ختم زیبا ہو گیا
خوبرو گھوڑا توانا، ریس میں اچھا لگا

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

○

بدلے میں آرزو کے فقط دل ہی جاتے گا
جو کچھ ہُوا نصیب میں وہ مِل ہی جاتے گا

بادِ صبا نے چُوم لئے بیقرار ہونٹ
وارفتہ ہوئے غنچہ کوئی کِھل ہی جاتے گا

جس دن بھی خار آگئے دستِ گلاب میں
دامن جو تار تار ہے وہ سِل ہی جاتے گا

کیا ہو گیا جو عدل کی زنجیر کٹ گئی
کر احتجاج، کاخ کوئی ہِل ہی جائے گا

گُلنار راستوں میں سلامت ہے کب تلک
زیبا جو آبلہ ہے کبھی چِھل ہی جائے گا

اَمر رنگ

مَیں
رانجھے سے
جھنگ
نہ لُوں
میرا اپنا
رنگ
اَمر ہے
مَیں
مانگے کا
رنگ
نہ لُوں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

رہبر بھی مغرور بہت ہے
اور منزل بھی دُور بہت ہے

اندر سے گو کالا دل ہے
چہرے پر تو نُور بہت ہے

روز خدا سے مل لیتے ہیں
اپنے دل کا طور بہت ہے

وقت پڑا تو دیکھ لیا ہے
ہر اپنا مجبور بہت ہے

توڑ دے کاسہ، چھین لے مینا
ساقی خود مخمور بہت ہے

لفظ کا مرہم کیا کرے گا
زخموں سے دل چُور بہت ہے

قوم کے اس بیمار بدن میں
رشوت کا ناسور بہت ہے

گھات میں کوئی غم نہ ہو زیبا
دل اپنا مسرور بہت ہے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

چپکے چپکے سے ہے سلگا تن من
جب تیری یاد کا برسا ساون

دل ہے اک ملگجے خاکے سے ڈھکا
ایک ٹوٹا ہوا اندھا درپن

خواب تھی جن میں چکا چوند بہت
اب ہیں مٹی کے پرانے برتن

پھول کی پتی سے ہیرے کی طرح
تُو نے توڑا میرے دل کا کندن

تیری آنکھوں نے کبھی باندھے تھے
میری نس نس میں انوکھے بندھن

گوندھ کر پھولوں کی تازہ گجرے
لوٹ کر آؤ گے جس دن ساجن

عید آئی تو بہت یاد آئے
چوڑیاں اور سنہرے کنگن

اک نئی آس بندھی ہے زیبا
عید کے روز تو ہوں گے درشن

Musarrat Jabeen Zeba -mjzeba.com

ماں باپ تو کیا، لوگ خدا بھول گئے ہیں
اس دَور کے انسان وفا بھول گئے ہیں

رہزن کے بھی تن پر ہے وہی خلعتِ مخصوص
رہبر کا تھا کیا رنگِ قبا بھول گئے ہیں

جس دن سے خریدے گئے فانوس پرائے
ہم اپنے گھروندے کا دیا بھول گئے ہیں

ہاتھوں میں چمکتی ہیں یہ محنت کی لکیریں
ہم چوڑیاں اور رنگِ حنا بھول گئے ہیں

اے کاش مجھے دیکھ کے روٹھے ہوئے ماں باپ
کہہ دیتے کہ ہم جھوٹی انا بھول گئے ہیں

بے خوف یزید آج ہیں پھر اپنے جہاں میں
کیا معرکۂ کرب و بلا بھول گئے ہیں

کہنا پڑا وارفتگیٔ شوق میں زیبا
تو یاد ہے سب تیرے سوا بھول گئے ہیں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

ارادہ کر لیا ہے جب سفر کا
تو پھر کیا سوچنا ہے پچھلے گھر کا

برہنہ جس کو تم نے کر دیا ہے
میں پتّہ ہوں اُسی اُجڑے شجر کا

جُدائی چھین لیتی ہے بصارت
پتہ چلتا نہیں شمس و قمر کا

نئی دُنیا نظر آئی تھی تجھ میں
اِدھر کا وہ گیا نہ میں اُدھر کا

بچالے اپنی ناؤ چھوڑ مجھ کو
میں عادی ہوں چلا ہوں اب بھنور کا

میں سورج ہوں چراغِ شب نہیں ہوں
بنے کتبہ جو مقتولِ سحر کا

مجھے تو یاد بھی زیبا نہیں ہے
کہ کیا نقشہ تھا تیری رہگزر کا

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

شاید اس واسطے اُداسی ہے
جسم سیراب، روح پیاسی ہے

کٹ گئی ہے بہت تمہارے بغیر
کٹ ہی جائے گی جو ذرا سی ہے

آگہی تجھ سے مل کے پچھتا گئی
اب تو خود سے بھی ناشناسی ہے

جس کو دیکھو وہ مطلبی ہے یہاں
ہر تعلق یہاں سیاسی ہے

ذائقہ ہی نہیں کسی شے میں
خوشگواری بھی بے مزا سی ہے

کیوں غریبوں کے پاس دولت ہو
یہ تو اونچے گھروں کی داسی ہے

کیا ترا حوصلہ ہے پروانے
دیکھنے میں تو جاں ذرا سی ہے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

ڈھونڈے سے بھی اب لعلِ بدخشاں نہیں ملتے
ملتے ہیں بہت آدمی انساں نہیں ملتے

بکھرے ہیں زمانے میں بہت اہلِ جواہر
جن لوگوں میں جوہر ہوں نمایاں نہیں ملتے

پتّھر کے بنے لوگ ہیں شیشے کے گھروں میں
محشر بھی بپا ہو تو ہراساں نہیں ملتے

ہر تن پہ ضرورت کی سبھی کوئی قبا ہے
پھٹ جائیں جنوں میں جو گریباں نہیں ملتے

چہروں پہ دمکتا ہے ریاکاری کا غازہ
افسوس کہ "صد رشکِ غزالاں" نہیں ملتے

جاں دینے پہ تُل جائیں جو ہنستے ہوئے زیبا
بے عقل تو مل جاتے ہیں ناداں نہیں ملتے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

جانے کب آنکھ میں نمی آئے
دردِ دل میں ذرا کمی آئے

دن تو مصروفیت میں کٹ جائے
رات وہ یاد لازمی آئے

وہ تو احساس لے گیا میرا
اب خوشی آئے یا غمی آئے

وہ نہیں اُس کی یاد ہی آئے
زندگی میں ہما ہمی آئے

اُس سے کہنا کہ لے کے گلشن میں
اپنا چہرہ وہ گندمی آئے

سوچتی ہُوں کہ کیسے اپنا کہوں
رُخ پہ زیبا نہ برہمی آئے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

خوف

بارشوں کے
خوف سے
اندر
ہُوں
مَیں
دبکی ہوئی
اور
مُنہ
تکیئے میں !
باہر
رات ہے
بھیگی ہوئی !

○

درد سینے میں گھٹاؤں کی طرح پلتا رہا
مَیں بھی اِک مِٹّی کا گھر تھا دُھوپ میں جلتا رہا

کانچ سے نازک تھی ہر وادی مرے احساس کی
آنسوؤں میں آنکھ کا پتھر پڑا گلتا رہا

راستے میں شہر کتنے درد کے مجھ کو مِلے
اِک مسافر کی طرح مَیں رات دن جلتا رہا

چند روزہ تھی محبت چڑھتے سُورج کی طرح
لمحہ لمحہ چپکے چپکے سے وُہ پھر ڈھلتا رہا

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

فیصلہ یہ بھی عجب تھا کاتبِ تقدیر کا
جتنا مَیں مٹتی رہی وہ پھولتا پھلتا رہا

سُن رہی ہُوں خوش نہیں زیبا وہ مجھ سے روٹھ کر
بے وفا ہو کر ہمیشہ ہاتھ وہ ملتا رہا

○

آئنہ سامنے جو آیا ہے
اُس نے کتنا بُرا منایا ہے

مستقل درد اور چند یادیں
اور دنیا میں کیا کمایا ہے

درد سے دل کی کیا لڑی آنکھیں
رت نیا اُس نے گل کھلایا ہے

کہہ رہے تھے نہ یاد آئیں گے
رات ساری مگر جگایا ہے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

مشعلوں کی کمر ہے ٹوٹی ہوئی
روشنی نے بہت ستایا ہے

اُس کی جانب سے آئے گا پتھر
آئینہ خانہ پھر سجایا ہے

زیبا ہم نے جو پال رکھا ہے
درد اپنا نہیں، پرایا ہے

ڈر ہے لے آئے نہ دل کی ناصبوری انقلاب
صنفِ نازک ہے بضد آئے گا حوری انقلاب

جو سراپا نُور ہیں پردے میں ہیں اور ارض پر
مشت خاکی لائے گا ناری سے نوری انقلاب

قربتیں دُوری کا باعث بن گئیں یوں بھی ہوا
اور کبھی ذہنوں میں لے آتی ہے دُوری انقلاب

بال و پر، خود آگہی اور دست و بازو شرط ہے
ورنہ کب لاتے ہیں مٹھو کھا کے چوری انقلاب

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

لاشعوری طور پر ہیں ذہن سرگرم عمل
قوم کو پھر چاہیئے شاید شعوری انقلاب

اہلِ دل خاموش کیوں زیبا ہیں سب کچھ دیکھ کر
ہوگیا اس دور میں کتنا ضروری انقلاب

لرزتے پردوں کی نظریں بھی پانی پانی ہیں
مکاں پہ رنگ نیا ہے چھتیں پرانی ہیں

ابھی وہ نازشِ دل یاد گھر میں اُترا ہے
ابھی تو غم کی صلیبیں بہت اٹھانی ہیں

کہ لوگ دیدۂ حیراں سے دیکھتے ہیں مجھے
یہ زخم چاہنے والوں کی مہربانی ہیں

ابھی تو دل ہی جلا اور گلاب سپنوں کی
ابھی تو شمعیں بہت سی ہمیں جلانی ہیں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

کسی کو کیا ہے خبر تو ہے غم کے پردے میں
یہ تذکرے بھی تمہارے میری زبانی ہیں

جگر کی راکھ اٹھانے ضرور آ جاتا
یہ آنکھیں یاد کے صندل میں پھر جلانی ہیں

تم اُس کی ذات سے باہر نکل کے تو دیکھو
ابھی تو موسموں کے رنگ ارغوانی ہیں

نصاب چھوڑ چلے ہو پرانا ٹھکرا کر
نئی کتابیں تجھے کھول کر دکھانی ہیں

ہیں رتجگوں کی مصیبت میں یاد کچھ باتیں
جو زیبا وصل کی شب میں تمہیں سنانی ہیں

تجھ سے ملنے کی آس کوئی نہیں
زندگی میں مٹھاس کوئی نہیں

شہر کی رونقوں میں تیرے بغیر
میرے جیسا اُداس کوئی نہیں

پھٹ نہ جائے جگر مرا آنکھو
ضبط ہے اور نکاس کوئی نہیں

کانچ بکھرا ہے ٹوٹ کر دل کا
خوں بھرا اب گلاس کوئی نہیں

Musarrat Jabeen Zeba mjzeba.com

میکدے میں تلاش ساقی ہے
اور نظروں میں پیاس کوئی نہیں

کانپتے ہونٹ اور آنسو ہیں
آنکھ میں التماس کوئی نہیں

غم کی عریانیوں کو جو ڈھک لے
زیبا ایسا لباس کوئی نہیں

○

دن مرے دوست وہ اچھے تھے بہت
جب تری ذات سے شکوے تھے بہت

اجنبی بن کے ملا ہے پھر سے
ہم سے جس شخص کے رشتے تھے بہت

اب تو اک لمحہ ہے برسوں جیسا
اور کبھی دن یہی چھوٹے تھے بہت

عشقِ مرحوم تجھے یاد ہے کیا
زندگی میں ترے چرچے تھے بہت

زیبا کیا شے تھی ترے کوچے میں
ورنہ اس شہر میں کوچے تھے بہت

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

بانٹ لیں آدھا آدھا ہم
پاس ہے تیرے کتنا غم

تم مسکان مری لے لو
مَیں کر لوں گی آنکھیں نم

دردِ مسلسل میرا ہے
تجھ کو ملیں خوشیاں پیہم

آنکھ وضو سے رہتی ہے
پی کے یادوں کا زم زم

"نانک دُکھیا سب سنسار"
کوئی زیادہ کوئی کم

جینا پڑے گا جبتک ہے
ان سانسوں کا زیروبم

زخم کو تازہ رکھے گی
زیبا آنکھوں کی شبنم

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

اثاثہ

زندگی
کے
تباہ
ملبے میں
کچھ
لبِ جاں
اُداس
رشتے ہیں!!

چل رہی ہیں میرے دل پہ آریاں
بھر گیا زخموں میں تو چنگاریاں

تیری باتیں تیری یادیں اور تُو
لگ گئیں یہ کونسی بیماریاں

دو گھڑی مل کے تجھے اچھا لگا
پھر وہی ہم ہیں وہی بیزاریاں

ذہن خالی اور میرے چار سُو
یہ کتابوں سے بھری الماریاں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

جب نیا ملتا ہے کوئی زخم پھر
یاد آتی ہیں تیری غم خواریاں

اب تھکے ہاروں کو آجاتی ہے نیند
اب کہاں پہلی سی شب بیداریاں

آج دستاروں کا پھر نیلام ہے
آج بک جائیں گی پھر سرداریاں

دل کہیں زیبا میرا لگتا نہیں
لوٹ آ ساجن ترے بلہاریاں

○

اس کو کہتے ہیں مشقت اور یہ ہے کسبِ معاش
ہم نے بستی چھوڑ کر صحرا میں کر لی بود و باش

آنکھ میری تہہ بہ تہہ چہروں سے یوں نوچے پرت
جیسے پنسل چھیل دیتا ہے کوئی پنسل تراش

پھول چنتے چنتے میری روح زخمی ہو گئی
اور میرے جسم پہ آئی نہیں کوئی خراش

اجنبی پردیس کے صحراؤں میں گم ہو گئے
جو جہاں تاروں سے آگے کرنے نکلے تھے تلاش

جانے کب محسود میری زندگی میں آ گیا
سارے پتھر کے صنم زیبا ہوتے ہیں پاش پاش

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

آذر کے لئے آگیا آزار کا سورج
لایا ہے براہیم جو افکار کا سُورج

اچھی طرح چمکاؤ ذرا گھر کے دیئے کو
کیوں دیکھتے ہو رشک سے اُس پار کا سُورج

ترسو گے محبّت کی کسی پہلی کرن کو
اِک بار اگر ڈوب گیا پیار کا سُورج

جی چاہے کہ انسان کی آنکھوں میں چمک ہو
کیا کرنا ہے ہم کو کسی اوتار کا سُورج

شب جگنوؤں سے کھیلنے کی جسکی ہو عادت
چبھتا ہے اُسے وادیٔ پُرخار کا سُورج

گھر اُجلے ہُوں، دل میل سے پُر، کالے ہُوں زیبا
کیا کرنا ہے ایسا بھلا بیکار کا سُورج

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

تنہا ہوں آج بھی میں ہزاروں کی بھیڑ میں
جیسے خزاں رسیدہ بہاروں کی بھیڑ میں

وہ آ کے پوچھنے لگے جب فاتحہ پڑھی
تنہا ہے کس کی قبر ہزاروں کی بھیڑ میں

ہے فخر اُن پہ آج بھی گذری بہار کو
کچھ پھول مسکرائے خاروں کی بھیڑ میں

اِک کونج کو نہ جانے کس کی تلاش تھی
تنہا سی اُڑ رہی تھی جو ڈاروں کی بھیڑ میں

اِک وسعتِ نظر نے مجھے حوصلہ دیا
کچھ بھی نہیں تو دَرد کے ماروں کی بھیڑ میں

میرا خلوص دُور سے سکتا کھڑا رہا
وہ کھو گیا تھا اتنے نظاروں کی بھیڑ میں

بدلی نظر تو زیبا نے محسوس کر لیا
پھر گھر گیا ہے چاند ستاروں کی بھیڑ میں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

سکوتِ شہر میں شاید کہ پارے کی ضرورت تھی
جنوں کی ناتوانی میں حرارے کی ضرورت تھی

تمہیں احساس پہ جمنے لگی تھیں سرد مہری کی
تمہارے خرمنِ دل کو شرارے کی ضرورت تھی

لٹک کر دار سے مَیں مرگیا، زر کی تھی سچائی
میرے اس جسدِ سچائی کو آرے کی ضرورت تھی

ردا اوڑھے ہوئے میری پھر وہ چھاؤں میں جا بیٹھا
اُسے اِک دھوپ میں وقتی سہارے کی ضرورت تھی

دیا دل کا لئے میں خامشی سے جا چڑھا سُولی
کسی اندھیر نگری میں ستارے کی ضرورت تھی

مَیں سر کے بل یہ سر دینے چلا آتا محبت میں
تیری آنکھوں کی جانب سے اشارے کی ضرورت تھی

پرانا قتل تھا دل کا سبب معلوم تھا سب کو
اشاعت کے لئے تازہ شمارے کی ضرورت تھی

پھریں پورے سمندر میں اٹھائے بوجھ کچھ لہریں
کسی غرقاب کشتی کو کنارے کی ضرورت تھی

وہاں رانجھے نے ٹھکرایا تھا زیبا ہیر کی خاطر
یہاں مادہ پرستوں کو ہزارے کی ضرورت تھی

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

دل میں جب سچی لگن ہوتی ہے
کہاں محسوس تھکن ہوتی ہے

کھول دیتی ہوں دریچے دل کے
جب کبھی ذہنی گھٹن ہوتی ہے

سُن کے وہ نام کسی نام کے ساتھ
کیسی کمبخت جلن ہوتی ہے

ترچھی نظروں سے کوئی دیکھے تو
کتنی البیلی چبھن ہوتی ہے

زیباؔ کچھ کھو کے پتہ چلتا ہے
زندگی کتنی کٹھن ہوتی ہے

○

یہ عنایت وقت کی فی الفور ہے
پھر وہی ہم ہیں وہی لاہور ہے

دَست بستہ زندگی ہے سامنے
یہ بھی اِک کیسا انوکھا دَور ہے

ہم نے تو کچھ اور سوچا تھا مگر
فیصلہ حالات کا کچھ اور ہے

کچھ نہیں بدلا بدلنے سے ترے
میں ہُوں تیری یاد ہے لاہور ہے

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

لوگ فٹ پاتھوں پہ مرجاتے ہیں کیوں
اے امیرِ شہر، اس پہ غور ہے؟

زیباؔ ہم میں کون ہے مثلِ یزید
ظلم و استبداد ہے اور جور ہے

○

شام سے جگنوؤں کی بارش میں
سیلِ غم آنسوؤں کی بارش میں

فصلِ گل اب کے زخم لاتی ہے
پھولوں اور تتلیوں کی بارش میں

میری بستی کے لوگ جیتے ہیں
رات دن گولیوں کی بارش میں

کیسے خود کو بچائے رکھیں گے
آئینے پتھروں کی بارش میں

اپنی موت آپ مرگئیں زیباؔ
چاہتیں نفرتوں کی بارش میں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

انتظار

میں
دریچے سے
یونہی
دیکھتی
رہ جاؤں گی
آج کی رات
وہ پھر
دیر سے
گھر
آئے گا!

○

شہر میں بے وفائی عام ہوئی
رسمِ محبت چلو تمام ہوئی

ختم ہی ہو گئی زمانے سے
جب سے اُن سے دُعا سلام ہوئی

چاندنی شالیمار اور راوی
اب تو ہر شے خیالِ خام ہوئی

رات آئی تو کہہ لیا خود سے
ختم اک اور غم کی شام ہوئی

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

جس میں بستی تھیں بستیاں دل کی
اب وہ بستی خیالِ خام ہوئی

جانور گھومنے لگے آزاد
جب سے انسانیت غلام ہوئی

کیا بتاؤں کہ کس طرح زیبؔ
بن تیرے زندگی کی شام ہوئی

○

لکھ کے کتنے خطوط پھاڑے ہیں
آ کہ تجھ بن اُداس جاڑے ہیں

ایک تنہا اور دو گیارہ
مکتبِ دل کے یہ پہاڑے ہیں

رات سے کہنا روشنی رکھے
لوٹتے لوگ دن دہاڑے ہیں

میری آنکھوں میں بھر گئے پتھر
اُس نے دامن سے پھول جھاڑے ہیں

زیباؔ ہاتھوں میں خط نصیبوں کے
چند ترچھے ہیں چند آڑے ہیں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

اُس کی یادوں نے پھر شرارت کی
ساری محنت میری اکارت کی

دل دیا اور دونوں آنکھیں بھی
ہم نے غم کی بڑی مدارت کی

ہم نے اپنا کہا تو کہنے لگے
آپ نے پھر وہی جسارت کی

سامنے اُس کے یہ خلوص ہے کیا
جس نے جذبات کی تجارت کی

یاد رکھنا پھر بھول جانا بھی
بات ہوتی ہے یہ مہارت کی

عیب اپنے نظر نہیں آتے
ہیں یہ کوتاہیاں بصارت کی

دل تو آلودگی سے پاک کریں
بات کرتے ہیں جو طہارت کی

رشوتیں اور سفارشیں زیبا
ہیں یہ بیماریاں امارت کی

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

بچھڑنے کا ارادہ کر چکے ہیں
تمہارے واسطے ہم مر چکے ہیں

نیا نشتر وہ لیکر آ گیا ہے
پرانے زخم شاید بھر چلے ہیں

اٹھاتا ہی نہیں آواز کوئی
ضمیر اب سب کے مر چکے ہیں

چلو اب دشمنوں کو آزمائیں
ہم اپنے دوستوں سے ڈر چکے ہیں

نویدِ آشیاں لایا وہ زیبا
کُتر جب میرے بال و پر چکے ہیں

○

چاہتیں بے اصُول ہوتی ہیں
یہ جوانی کی بھُول ہوتی ہیں

لاؤ بادِ صبا کا جھونکا جسے
چھُو کے کلیاں یہ پھُول ہوتی ہیں

اے مقدّر مجھے جگا دیتا
جب دُعائیں قبول ہوتی ہیں

دل میں آ جائے تو بھلانے کی
کوششیں پھر فضول ہوتی ہیں

قدر داں جب کوئی نہ ہو زیبا
محنتیں بے حصول ہوتی ہیں

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

اکیلے تیرے کارن ہو گئے ہیں
تیرے جب سے تن من ہو گئے ہیں

ابھی تک لوٹ کے آتے نہیں تم
نہ جانے کتنے ساون ہو گئے ہیں

نئی کیا سوچیں لے آئی ہیں گھر میں
پرانے لوگ دشمن ہو گئے ہیں

چلو اب دشمنوں کو آزمائیں
کہ ہم سے دوست بدظن ہو گئے ہیں

جگر کی آگ بھٹی کی طرح ہے
ہم اس میں جل کے کندن ہو گئے ہیں

کہاں لے جاؤں یہ تنہائیاں میں
کہ اب تو شہر بھی بن ہو گئے ہیں

لکیریں ڈال کر محنت کی زیبا
ہمارے ہاتھ درپن ہو گئے ہیں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

آج کانٹا ہے کل تھی کلی زندگی
تھی ہماری بھی اچھی بھلی زندگی

رنگ دھندلا گئے بک رہیں شوخیاں
اُجلی اُجلی ہوئی سانولی زندگی

دردِ دِل کیا ملا ہم گئے کام سے
تھی جو تھوڑی بہت سو چلی زندگی

تھا جو روحِ رواں وہ تو چلتا بنا
کیا کروں میں یہ اب کھوکھلی زندگی

اپنی بربادیوں کا مجھے غم نہیں
آپ کی خوب پھُولی پھلی زندگی

اب تک ہے ادھوری تمہارے بنا
میری معصوم اور باؤلی زندگی

مسکراہٹ دکھاوے کی ہونٹوں پہ ہے
غم کے سانچے میں زیبا ڈھلی زندگی

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

وصیّت

سُلگتی رہتی تھی جاں
دوستوں کی کلفت پر
تمام عمر
وطیرہ یہی
رہا میرا ......
چراغِ دل
بھی رہا وقف
کارواں کے لئے
پر اب ......
میں خود تو جا رہی ہوں
اندھیر نگری میں
یہاں کے سارے
اُجالے

حسین قوسِ قزح ؟
نظر میں کیسے رہیں
سوچتی ہوں ..... میں
اپنی
اس آخری ......
ہمکتی ...... مچلتی
خواہش کو
کیسے پورا کروں
تو یہ
خیال آیا ...... اندھیر .... نگری ....
میں
اُترنے سے پہلے
اے اجل
ذرا ٹھہر
مَیں یہ آنکھیں
کسی کو دے جاؤں !

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

روشنیٔ دیں جو داغ باقی ہیں
ایک دو ہی چراغ باقی ہیں

ساقیا تیرے بعد محفل میں
چند خالی ایاغ باقی ہیں

اہلِ دل جا چکے ہیں دنیا سے
ہاں مگر بد دماغ باقی ہیں

جیسے بپھرا چکا ہے میخانہ
کانچ کے بس ایاغ باقی ہیں

بُلبلیں کب کی ہو چکیں رُخصت
بُوم باقی ہے زاغ باقی ہیں

فصلِ گُل تو چلی گئی زیبا
اُجڑے اُجڑے سے باغ باقی ہیں

○

گردشِ ایام کو جس دن تاؤ آگیا
اچھی خاصی دوستی میں بھی کھچاؤ آگیا

دل میں کوئی لہر پہلے کی طرح اُٹھتی نہیں
ایسا لگتا ہے ہمیں سطحی نبھاؤ آگیا

مَیں نشیبی وادیٔ پُرخار تھی میرا فراز
جب ذرا پگھلا تو میرے گھر بہاؤ آگیا

اک طرف مٹی کا گھر تھا ایک طرف تھا کانچ کا
جانے چھو بیٹھی تھی کس کو تازہ گھاؤ آگیا

جسم پتھرایا ہوا لیکر چلی تھی پی کے گھر
بیچ میں شاید محبت کا الاؤ آگیا

چار دن تک سُکھ ذرا اچھا لگا تھا خواب کا
پھر مقدر اور گردش کا دباؤ آگیا

مَیں نے ساحل بن کے دیکھا تھا تلاطم کی طرف
اور پھر میرے بدن میں بھی کٹاؤ آگیا

ہوش تو تپتے ہوئے سورج کے نیچے آیا تھا
جانے کب آنکھوں میں خوابوں کا رچاؤ آگیا

مَیں تو اک پاگل سی لڑکی تھی بچھڑ کر آپ سے
جانے پھر کیسے یہ زیبا رکھ رکھاؤ آگیا

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

ہوگی اِک خوشگوار تبدیلی
لائے گی جب بہار تبدیلی

دل کی دنیا بدل ہی جاتی ہے
ایسی لاتا ہے پیار تبدیلی

آدمی کی عجیب فطرت ہے
چاہیئے بار بار تبدیلی

تیری دُنیا میں کس طرح لاؤں
اے دلِ بے قرار تبدیلی

جانے کیوں چاہتی ہُوں مَیں زیبا
اپنے قرب و جوار تبدیلی

سمجھ رہے تھے جسے سچ وُہ جھُوٹ نِکلا ہے
ہمارے سینے سے لاوا سا پھُوٹ نکلا ہے

نہیں نہیں یہ ہے میرا ضبط بے مثال ابھی
یہ اشک آنکھ سے بس جھوٹ موٹ نکلا ہے

تمہارا ناوکِ غم میں جو ترازو تھا
خوشی میں آنکھ سے وہ ٹُوٹ نِکلا ہے

تھے چند رستے ہوئے سُرخ خواب پانی پہ
جہیز میں بھی وہی سُرخ سوٹ نِکلا ہے

مجھے اُترنا ہے بے بال و پَر اُسی گھر میں
ہوا میں یاد کا پھر پیرا شوٹ نِکلا ہے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

اُسی کو رُک کے کہیں انتظار کرنا تھا
کہ مجھ کو آگ کا دریا جو پار کرنا تھا

لہو لہان تھی کانٹوں سے جسکی شاخوں کی
اُسی شجر پہ مجھے انحصار کرنا تھا

سنہرے خواب دِکھلا کر جو لوٹ لیتا تھا
اُسی کو راہنما اختیار کرنا تھا

فریب دینے میں ثانی کہیں نہ تھا جسکا
اُسی کے وعدوں پہ پھر اعتبار کرنا تھا

وہ جس کی یاد کے پتھر بھی پھول لگتے تھے
تمام عمر مجھے اُن سے پیار کرنا تھا

بُجھا گیا ہے جو دل کا جلا کے پھر زیبا
اُسی دیئے نے تو روشن مزار کرنا تھا

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

○

اگر لگا کے وہ بالوں میں موتیا آئے
اُسے کہو کہ لئے ساتھ آئنہ آئے

مشامِ جاں میں رواں ہے وہی لہو بن کے
روئیں روئیں سے اُسی نام کی صدا آئے

وہ دُور ہو تو توانائیاں چلی جائیں
وہ پاس ہو تو بڑا دل کو حوصلہ آئے

میں بند کرتی ہوں چُپ چاپ روزنِ دل کو
گلی کے موڑ پہ جب بھی وہ بے وفا آئے

جنوں نے ہمکو کہیں کا نہیں رکھا زیبا
پلٹ کے گھر کی طرف کوئی راستہ آئے

○

بکھرے ہوئے وجود کی تنظیم کر گیا
یوں مجھکو مجھ میں رہ کے وہ تقسیم کر گیا

دستِ قلم نصیب سے بس کھیلتا رہا
تخفیف کر گیا کبھی ترمیم کر گیا

میں جسکا ہاتھ تھام کے آئی فنا تلک
وہ بھی میرے وجود کو تسلیم کر گیا

میں نے تو آنکھ کھولی تھی خوشیوں کی گود میں
کب جانے مجھکو درد وہ تعلیم کر گیا

برسوں ہوئے وہ زیبا بھلانے کے باوجود
ہر لمحہ دل میں درد کی تجسیم کر گیا

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

ترا دامن بھگونا چاہتی ہوں
میں تجھ سے مل کے رونا چاہتی ہوں

کہا ہے بیوفا تم نے بھی مجھ کو
یہی تو داغ دھونا چاہتی ہوں

دیا ہے نیک نامی نے مجھے کیا
بس اب بدنام ہونا چاہتی ہوں

گلوں نے کر دیئے تھے ہاتھ زخمی
میں اب کانٹے چبھونا چاہتی ہوں

دل و جاں سے میں تج کے اپنا سب کچھ
تمہارے نام ہونا چاہتی ہوں

مسہری نے سکوں چھینا ہے میرا
میں مٹی کا بچھونا چاہتی ہوں

تھکی ہاری ہوں زیبا رتجگوں کی
میں کچھ دن خوب سونا چاہتی ہوں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

تو بحرِ عشق سہی پر بھنور تو میرا ہے
مَیں موجِ دریا ہُوں مَدّ و جذر تو میرا ہے

اسی یقین سے میں اپنے گھر میں بیٹھی ہُوں
کسی کے ساتھ چلے ہمسفر تو میرا ہے

ہَوا سے مل کے شرارت تھی چند شاخوں کی
کسی کے گھر میں گرا پھل شجر تو میرا ہے

مَیں شاہکار بنا کر چھپا نہیں سکتی
کسی کے گھر میں سجا ہو ہُنر تو میرا ہے

ہو فیضیاب زمانہ اگرچہ کرنوں سے
کسی بھی بام پہ چمکے قمر تو میرا ہے

بڑے سکوں سے سمندر میں سیپ ڈوب گئی
کسی بھی نام سے چمکے گہر تو میرا ہے

وہ پھول پھل کے مجھے کب کا بھول بھال گیا
اُسے پتہ ہے دُعا میں اَثر تو میرا ہے

مجھے تو فخر ہے گلشن کو اپنا خون دیکر
ہو فیضیاب کوئی بھی ثمر تو میرا ہے

تو مُجھ سے روٹھ کے زیبا ہوا ہے ہرجائی
زمانہ سارا تمہارا ہے گھر تو میرا ہے

Musarrat Jabeen Zeba mjzeba.com

یقین دہانی

تم اگر لوٹ کر
گھر آنے کا
وعدہ کر لو
اب بھی
حالات
بدل
سکتے ہیں

○

پلٹ کے گرچہ مسافر خبر نہیں لیتا
حساب چھاؤں کا اپنی شجر نہیں لیتا

قسیم و قاسمِ فطرت اسی کو کہتے ہیں
درخت دیتا ہے، اپنا ثمر نہیں لیتا

ہے اختیار کرن کو جہاں چلی جائے
حساب اپنی کرن کا قمر نہیں لیتا

جو قدرداں ہو وہ مے کا سرور لیتا ہے
وہ ایک دم کبھی پیٹ بھر نہیں لیتا

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

سبھی کی آنکھ میں ہوتا ہے ساقی پیمانہ
ہر اک نظر سے تو جامِ نظر نہیں لینا

ہر اک سفینے میں ایسی کشش نہیں ہوتی
ہر ایک کشتی اُچک کر بھنور نہیں لیتا

جسے پسند ہو گھر کی چہار دیواری
دُعا سلام سرِ راہگذر نہیں لینا

جسے خبر ہو کہ وقتی قیام ہے زیبا
جو خود کو سمجھے مسافر وہ گھر نہیں لیتا

ٹھنڈی ٹھنڈی آہیں بھر کر سارا گاؤں جلتا ہے
آج بھی میری قبر پہ کوئی ننگے پاؤں چلتا ہے

کالی گھٹائیں قوسِ قزح کے رُوپ میں ڈھلنے لگتی ہیں
آہٹ اُس کی پا کر موسم پہلو روز بدلتا ہے

رین اندھیری، ہجر کے آنچل میں چھُپ کے یاں بیٹھی ہے
چاند ہمارے آنگن تجھ بن اب بھی روز نکلتا ہے

کچی کلیاں، سوکھے گجرے اس دہلیز پہ ملتے ہیں
سونگھ کے پھُول وہ سگریٹ جیسے پی کے روز مسلتا ہے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

اس کی توبہ، اس کی لغزش اللہ جانے کیسی ہے
قسمیں توڑ کے پی لیتا ہے گر کر روز سنبھلتا ہے

بچنے کی خواہش میں اکثر مَیں زد میں آجاتی ہُوں
قتل کئے بِن یاد کا لمحہ کب زیباؔ جی ٹلتا ہے

○

تصوّر سے لپٹ کر جب تِری تصویر رہ جاتی
نیا سینے پہ میں خاموش کھا کے تیر رہ جاتی

ہماری زندگی سے نام تیرا مٹ ہی جانا تھا
ہماری ڈائری میں اِک تیری تحریر رہ جاتی

ہماری کوئی شے تکمیل کی حد تک نہیں پہنچی
اُدھورا خواب رہ جاتا کبھی تعبیر رہ جاتی

بہت چاہا جھٹک کر پھینک دیں ہم ذہن سے تم کو
تمہاری یاد کوئی پھر سے دامن گیر رہ جاتی

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

کنارہ کش تمہاری یاد سے ہونا نہ مشکل تھا
ادھوری پھر ہماری ذات کی تعمیر رہ جاتی

چلو اچھا ہوا منصف مرا معصوم تھا ورنہ
لٹکتی ٹوٹ کر انصاف کی زنجیر رہ جاتی

تم اپنا کہہ کے ہم سے پھیر لیتے منہ تو اچھا تھا
ہمارے حسنِ ظن کی بھی ذرا توقیر رہ جاتی

ہماری داستانِ جستجو اتنی سی ہے زیبؔ
کہیں تقدیر دھر لیتی کہیں تدبیر رہ جاتی

○

فائدہ کیا ہے کہ میں پوچھوں وہ اب ہے کیسا
مجھ کو معلوم ہے وہ اب نہیں پہلے جیسا

جا بجا آپ کو مل جائیں گے رشتے ایسے
جن کا معیارِ محبت ہے جہاں میں پیسا

اس کی تصویر کو تکمیل تلک لے جانا
گر بکھر جاتے تو بنتا نہیں خاکہ ویسا

تیرا ملنا تو ہے دشوار بچھڑ کر تجھ سے
ہے بڑی بات جو مل جائے تمہارے جیسا

لُٹ کے ہر روز میں زیبؔا جی یہی سوچتی ہوں
وہ مرے ساتھ جو ہوتا تو نہ ہوتا ایسا

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

تمہاری یاد میں روتے ہوئے راتیں گذرتی ہیں
تمہیں معلوم کیا کیسے مری صبحیں ابھرتی ہیں

میں جب مانگوں دعا مجھ سے ملا محبوب پھر میرا
جبینِ وقت پہ کچھ سوچ کی شکنیں ابھرتی ہیں

جدائی سارے دن کی اس طرح میں بھول جاتی ہوں
تمہارے خواب لے کے نیند کی پریاں اترتی ہیں

بتا اے حسنِ ظن تجھ پہ بھلا کیسی گذرتی ہے
پیامِ آرزو دیکھے وہ جب آنکھیں مکرتی ہیں

شکاری مطمئن ہے ڈال کے دانہ مگر زیبا
بچا کر آنکھ اُس کی دام پھر چڑیاں کترتی ہیں

وفا کا قرض بھی کچھ ہے تعلقات بھی ہیں
تمہارے ذمے مرے چند واجبات بھی ہیں

مجھے تو صرف تمہیں یاد ہی دلانا تھا
یہ اور بات کہو تم کہ مشکلات بھی ہیں

فضائیں صاف دلوں میں گھٹن ہے پہلے کی
ہمارے حال میں ماضی کے واقعات بھی ہیں

بجا ہے زندگی بے لوث ہو کے گزرے گی
پر اُس سے پہلے مری چند خواہشات بھی ہیں

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

ہماری تشنہ لبی کا نہ تم خیال کرو
ہماری آنکھ کے پردوں میں کچھ فرات بھی ہیں

عجیب دَور ہے جمہور نام ہے جس کا
ہے قتل عام بھی جاری مذاکرات بھی ہیں

متاعِ درد ہے زیبا، مَیں خالی ہاتھ نہیں
مِرے بدن پہ وفاؤں کے زیورات بھی ہیں

○

چند آنکھوں میں نشے کے ساتھ مستی چھا گئی
قوم کا گودا تو سارا زر پرستی کھا گئی

درمیاں بس ایک طبقہ تھا جو پس کر رہ گیا
زیردستی کھا گئی کچھ بالا دستی کھا گئی

پیٹ بھرتے بھرتے کنبے کا وہ ڈھانچہ بن گیا
آج کے مزدور کو تو گھر گرہستی کھا گئی

لُقمۂ تر ہو گئے کچھ فاقہ مستی کے بھی لوگ
اور کچھ حالات کی بھی چیرہ دستی کھا گئی

عظمتِ کردار زیبِ داستاں زیبا ہوئی
گذرے کل کی ہر بلندی کو یہ پستی کھا گئی

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

○

خیال و خواب کی کس نے بہشت مانگی ہے
لہو میں ڈوبی ہوئی دل کی کشت مانگی ہے

یہ فیصلہ تو کیا اُس نے بیٹھ کر اُوپر
خوشی سے کس نے یہ دنیا زشت مانگی ہے

کسی سے سُن کے اُجڑنے کی داستان میری
کسی سے اُس نے مِری خود نوشت مانگی ہے

اَنا کے خول سے باہر نکل کے اُس سے مِلوں
یہ چیز اُس نے خلافِ سرشت مانگی ہے

نشانِ قبر سے اُس کو ہے خوفِ رُسوائی
مِٹا کے اُس نے مِری خاک وخشت مانگی ہے

○

اب بھی ہیں لڑکیوں کے درد عجیب
اور بھی ہو گئے ہیں مَرد عجیب

آگ میں اپنی اپنی جلتے ہیں
ہو گئے کتنے گھر کے فرد عجیب

تازگی کی بہار ہے کچھ اور
پھول لگتے ہیں ہو کے زرد عجیب

قافلہ جب کوئی گزرتا ہے
کیسی لگتی ہے اُڑتی گرد عجیب

لَوٹ کر گھر نہیں گئے زیبا
کیسے نکلے جہاں نورد عجیب

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

کبھی حیات کبھی ہاتھ میں اَجل رکھنا
چلو جو چال تو مہرے بَدل بَدل رکھنا

اِک اُجڑی فصل تو میں دوسری اُگاؤں گی
تم اپنے ساتھ ہواؤں کے دل کے دَل رکھنا

دِلوں کے رشتے تو ہوتے ہیں تارِ ریشم کے
کسی سے رکھو تو پھر بیچ میں نہ بَل رکھنا

نہیں جہاں میں کوئی بے حسی سے شے بدتر
بدن کے ساتھ کبھی تم نہ دستِ شل رکھنا

ہے انقلاب بغاوت کی آخری منزل
پڑے جو وقت تو پھر فیصلہ اٹل رکھنا

ہر ایک باغ میں لازم ہے باغباں زیبا
ہر اک کو توڑ کے آتا نہیں ہے پھل رکھنا

Musarrat Jabeen Zeba mizeba.com

بظاہر اب بھی عورت بے زباں معلوم ہوتی ہے
مگر خاموش تصویرِ بیاں معلوم ہوتی ہے

میں ہنستے کھیلتے دشوار رستوں سے گزرتی ہوں
کہ میرے ساتھ ہردم میری ماں معلوم ہوتی ہے

خدا کا شکر ہے ہلچل ہوئی کچھ اہلِ محفل میں
یہ محفل محفلِ من دوست خاں معلوم ہوتی ہے

خدایا خیر، پھر کوئی ستم ہونے نہ والا ہو!
پھر اُس کی ذات ہم پہ مہرباں معلوم ہوتی ہے

کہاں ہے اعتمادِ اک دوسرے پر اب وہ پہلا سا
کوئی شے اب ہمارے درمیاں معلوم ہوتی ہے

ہے اِک اندھیر نگری اور قتلِ عام لوگوں کا
قیامت وقت سے پہلے جواں معلوم ہوتی ہے

میں اپنے چند تنکے لے کے گلشن سے کہاں جاؤں
ہر اک بجلی نشانۂ آشیاں معلوم ہوتی ہے

خدا ہی جانتا ہے حال کیا ہوتا ہے اس دل کا
جگر کی چوٹ باہر سے کہاں معلوم ہوتی ہے

تمہارے ساتھ زیبا دھوپ بھی چھاؤں سی لگتی تھی
تمہاری یاد بھی اب سائباں معلوم ہوتی ہے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

اذیّت

پیڑ پرندے
سیپ اور موتی
سب کچھ
میرے پاس
پھر بھی
مَن ہے اُداس
کاش !
کہ میرا
تجھ سے بچھڑ کے
مَر جاتا
احساس !

○

تمہیں فرصت نہیں ملتی، ہمیں فرصت نہیں ملتی
انہی مجبوریوں میں پیار کی دولت نہیں ملتی

بزرگوں کو گلہ چھوٹوں سے اب عزت نہیں ملتی
یہی شکوہ ہے چھوٹوں کو انہیں شفقت نہیں ملتی

ضرورت آدمی کو آدمی کے پاس لاتی ہے
یہ قُربت بھی زمانے میں بلا حاجت نہیں ملتی

یہی عدمِ توازن تلخیٔ ہستی کا باعث ہے
کہیں مل جائے دل سے دل تو پھر قسمت نہیں ملتی

نہ جانے کون سی مٹی کے پتلے ہم بنے زیبا
کہ چہرے پہ نمایاں ایک بھی حسرت نہیں ملتی

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

کوئی ہے کوئے بُتاں سے واپسی کا راستہ
روک کر پوچھا کسی نے جو تشی کا راستہ

صبح کی پہلی کرن لاتی ہے سورج کا پیام
آج تک روکا ہے کس نے روشنی کا راستہ

ہوتے ہوتے بات ہو جاتی ہے یوں بھی بر مَلا
روک لیتی ہیں نگاہیں خامشی کا راستہ

مجھ کو بس یونہی بچھڑنا پھر تِرا یاد آ گیا
موت نے اک دم جو روکا زندگی کا راستہ

بوڑھا برگد انگلیوں سے جھک کے کرتا ہے تلاش
زرد پتوں میں دبا اِک کمسنی کا راستہ

آگیا میری سمجھ میں ہو گیا وہ بے وفا
ہر تمنّا نے چنا جب خودکشی کا راستہ

اوس میں بھیگے ہوئے یاد آ گئے مجھ کو گلاب
آنسوؤں نے زیبا جب روکا ہنسی کا راستہ

Musarrat Jabeen Zeba mjzeba.com

لاشوں کے بیوپاری لوگ
خالص کاروباری لوگ

ٹوٹی چیزیں بیچتے ہیں
کر کے مینا کاری لوگ

جس کو کہتے ہیں احساس
اس نعمت سے عاری لوگ

کب تک مخلص رہتے ہیں
آخر یہ درباری لوگ

زیبؔ کیسے ہنستے ہیں
کر کے دل آزاری لوگ

مسکراتے ہیں تیری یاد کے پھول
ہیں یہی عشقِ بے سواد کے پھول

میری قسمت کہ میرے دل کو ملے
ایک بیداد گر سے داد کے پھول

سوچتی ہوں کبھی کبھی، دل سے
نوچ ڈالوں تمہاری یاد کے پھول

کوئی تنظیمِ گلستاں تو کرے
کھل اُٹھیں منزلِ مراد کے پھول

Musarrat Jabeen Zeba - mizeba.com

شک نہ کرنا کہ شاخِ اُلفت سے
ٹوٹ جائیں گے اعتماد کے پھول

دھوپ سے کچھ بچا لئے میں نے
تیری خاطر یہ اعتقاد کے پھول

زیبؔ کس کی نظر لگی گھر کو
کیسے مرجھائے اتحاد کے پھول

○

زمانہ کام اپنا کر چکا ہے
وہ ہر الزام مجھ پر دھر چکا ہے

میں اب تک مشورے ہی کر رہی ہوں
مگر وہ فیصلہ بھی کر چکا ہے

نویدِ صبحِ آزادی ہے اُس کو
کٹا جو اپنے بال و پر چکا ہے

بڑی تاخیر سے لائے ہو دل تم
مرا تو دل ہی کب کا مر چکا ہے

تمہیں خوشیاں مبارک اور زیبؔ
غموں سے میرا دامن بھر چکا ہے

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

تین شعر

جو ہو سکے تو وہ بے لوث پیار واپس کر
میرا یقین، میرا اعتبار واپس کر

یہ اور بات کہ پورے نہ ہو سکے تجھ سے
کئے ہوئے سبھی قول و قرار واپس کر

شرابِ درد سے پہلے کبھی جو تھا زیبا
شرابِ عشق کا پہلا خمار واپس کر

○

ہو گئیں اب وہی تو خواب آنکھیں
وہ جو چھلکاتی تھیں شراب آنکھیں

اب بھی اُن کے لئے تڑپتی ہیں
بن کے راوی، کبھی چناب آنکھیں

اُن سے ملتے ہی پڑھنے لگتی ہیں
کچھ نئی خواہشوں کے باب آنکھیں

آنسوؤں میں سجا کے لائی تھیں
اپنے پیغام کا جواب آنکھیں

کتنے صدمے اٹھاتے ہیں زیبا
کر کے اپنا وہ انتخاب آنکھیں

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

ہائیکو

آسماں کا بھی کلیجہ پھٹ گیا
شہر کی بدنام گلیوں میں کہیں
زندگی سسکی ہے شاید رات بھر

فرق اُسے کیا پڑنا تھا
کب تک شاخ اٹھاتی بوجھ
پھول کو آخر جھڑنا تھا

تیری یاد میں جاگی تب تک
آخری تارا سویا تھک کر
پہلی چڑیا نیند سے جاگی

اطلس اور کمخواب پہن کے
قوم کو لیڈر کیا دیتے ہیں
بھوکا ننگا مستقبل

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

عید پر پی نگر کی ہر بیٹی
مائیکے گھر کی آس رکھتی ہے
یعنی رشتوں کی پیاس رکھتی ہے

گنگناتا ہے جو دھنوں کی طرح
وقت گزرے تو کاٹ دیتا ہے
ہاتھ سے مُردہ ناخنوں کی طرح

○

لگا کہ شہرِ جاں پامال کر کے کوئی جن گذرا
بتائیں ہم بھلا کیسے یہ عرصہ تیرے بن گذرا

وہی نکتہ وہی تم اور وہی آزارِ جاں میرا
ترے محور سے ہٹ کے کب ہے کوئی ماہ و سِن گذرا

سکوں سا آگیا حالات کی سختی میں بھی اِک دم
تمہاری یاد کا جھونکا جو کر کے مطمئن گذرا

بچھڑنا یاد کیا آیا کہ رونے سے نہ تھی فرصت
بڑی مدّت ہوئی پھر آج اِک مصروف دن گذرا

کسی معصوم مُفلس اور میلے جسم کو زیبا
جسے دیکھا کہ اُس کے پاس سے وہ کھائے گھِن گذرا

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com

Musarrat Jabeen Zeba - mjzeba.com